ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تازہ ترین تصنیف

اسلام

اور اس کے دیگر مضامین

کے چند اور اہم اقتباسات

ڈاکٹر صاحب کے ملحدانہ نظریات اور ان کی کتاب "اسلام" کے کچھ اقتباسات اکتوبر کے شمارہ میں دیے جا چکے ہیں۔ یہاں ان کی کتاب اور مضامین سے چند اور اہم اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

★

نبوت یعنی آپ کی اخلاقی حس کا ارتقاء اور اخلاقی تجربوں (وحی) کا آغاز

★

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی اخلاقی حس سے مجبور ہو کر وقتاً فوقتاً مکہ سے باہر غار حرا میں عزلت گزیں ہو جاتے تھے اور طویل عرصہ تک عبادت و ریاضت اور غور و تدبر میں مصروف رہا کرتے تھے اور اخلاقی تجربہ کا یہ باطنی عمل اس وقت انتہا کو پہنچا جب اسی حالت استغراق میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تبلیغِ اسلام کا حکم دیا۔ (فکر و نظر بابت اگست ۶۷ء ص ۸۹، ۹۰ ترجمہ باب اوّل اسلام)

تاریخی حقیقت یہودیوں اور عیسائیوں سے اثر پذیری

بہت سے مصنفوں نے اس تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسلام کے ظہور سے قبل یہودی اور عیسائی اثرات کے باعث عربوں کے اندر ایک مذہبی اور روحانی اضطراب پیدا ہو چکا تھا۔ اور اس اضطراب کے نتیجہ میں بعض لوگ عربوں کے مشرکانہ عقائد سے بیزار ہو کر توحید کے تصور سے آشنا ہو چکے تھے۔ (حوالہ سابق)

رسول اللہ نے یہودی اور عیسائی روایات سے کچھ عناصر لئے ہیں

دیگر مصنفین اس استدلال کو کچھ اور آگے لے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے توحید کے علاوہ یہودی، عیسائی روایات سے کچھ اور عناصر مستعار لیکر عربوں کیلئے ایک قومی مذہب کی تشکیل کی۔ (حوالہ سابق)

لیکن یہ دلیل کہ اسلام سے پہلے عرب میں مذہبی بیداری کی لہر جو آئی تھی وہ اسلام کی تعلیمات پر اثر انداز ہوئی۔ نیز یہ دعوٰی کہ اسلام نے عربوں کی اس توسیع کے لئے ایک نیا موقعہ فراہم کیا جو زمانہ اسلام سے بہت پہلے پیدا ہو چکی تھی، یقیناً قابل توجہ ہیں۔ کیونکہ ان دلائل میں تاریخ کے بعض واقعات سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہ دونوں نظریات یکسر بے بنیاد نہیں ہیں کیونکہ جن واقعات سے ان میں استشہاد کیا گیا ہے وہ فی نفسہ صحیح ہیں۔ (حوالہ سابق ص ۹۰، ۹۱)

مصنّف کے نزدیک ہر دو نظریے صحیح اور تاریخی حقائق پر مبنی ہیں

نبوت اور الہام نبوی کا یہ تصور کہ نبی کے شعور کی سطح معمول کے مطابق ہوتی تھی ہمارے راسخ العقیدہ علما نے واضح طور پر بہت بعد میں قائم کیا۔ پھر جب زمانہ مابعد میں نبوت کا یہ تصور قائم کر لیا گیا تو اس کے بعد اس تصور کی قصداً اشاعت کی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ وحی الٰہی کی معروضیت اور فرشتہ وحی کی خارجیت کا اثبات یعنی اس تصور کا کہ یہ وحی کوئی داخلی الہام نہ تھا بلکہ خارج سے ایک آواز آتی تھی یا فرشتہ خدا کی طرف سے پیغام لاتا تھا۔ (حوالہ سابق ص ۹۳)

نبوت وحی اور فرشتہ وحی کا موجودہ تصوّر مسلمانوں کی خود ساختہ روایات پر مبنی ہے۔

زمانہ مابعد میں روایات کے ذریعہ اس حقیقت کو — شرح صدر کو جو سورۃ الم نشرح میں مذکور ہے — ایک افسانہ کا رنگ دے دیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ جبرئیل نے آپ کا سینہ کھول کر اسے الائشوں سے پاک کیا۔ (حوالہ سابق ص ۹۸)

شق صدر کا واقعہ ایک افسانہ ہے

ان تفصیلات (قرآن میں مذکور انبیاء سابقین کے حالات و واقعات) کی تاریخی صحت کس درجہ کی ہے۔؟ یعنی انبیاء سابقہ کے واقعات و حالات سے جو زمانہ ماقبل اسلام (میں) زبان زد عام تھے، یہ تفصیلات کہاں تک مطابقت رکھتی ہیں۔؟ یہ سوال دلچسپ تو ضرور ہے لیکن مشکلات سے لبریز بھی ہے۔ نیز رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغام کی اہمیت و معنویت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ سوال کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا کہ قرآن نے انبیاء سابقہ کے جن

قرآن میں مذکور انبیاء سابقین کے حالات و واقعات کا مواد کہاں سے اخذ کیا گیا ہے۔؟

حالات و واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ان کا مواد کہاں سے اخذ کیا گیا تھا۔؟
(ماہنامہ فکر و نظر بابت ماہ اگست ترجمہ اسلام باب اوّل ص ۹۷)

اسلام میں شفاعت کا عقیدہ عیسائیوں کے عقیدۂ کفارہ کا جواب ہے

اسی طرح مسلمانوں کے ہاں شفاعت کے مشہور عام عقیدہ نے جو شکل اختیار کی وہ عیسائیوں کے کفارہ کے عقیدہ کا جواب ہے (حوالہ سابقہ)

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام میں کیونکر اور کب سے آیا

جب اپنے زمانہ کی سیاسی زندگی میں عوام الناس نے اپنی روحانی امنگوں اور باطنی تمناؤں کی تکمیل کا سر و سامان نہ پایا تو ان میں تیزی سے یہ تصور پھیلا - ع مردے از غیب بروں آید و کارے بکند
"نجات دہندہ کے انتظار کی ایک شکل مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی (نزول) کا عقیدہ تھا جو عیسائیت سے "مستعار" لیا گیا۔ اور کچھ عرصہ بعد اہل السنت والجماعت کے عقائد کا جزو بن گیا۔ (فکر و نظر ج ۱ ش ۱۲ ص ۱ جولائی ۱۹۶۴ء)

اسلام میں "آمد مہدی رض" کا عقیدہ

اس کی دوسری شکل وہ تھی جس نے شیعی حلقوں میں جنم لیا اور شروع کے "صوفیا" کی کوششوں سے اہل سنت کے عقائد میں جگہ پائی۔ یہ تھا "مہدیت" کا عقیدہ۔ (حوالہ سابق)

اسلام میں بہت سے معجزے رسول اللہ کیطرف منسوب کرکے آپ میں شان ایزدی پیدا کی گئی

قرآن مجید کی واضح تعلیمات کے بالکل برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کثیر التعداد معجزات منسوب کر کے آپ میں ایک حد تک شانِ ایزدی پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے (فکر و نظر ص ۲۱)

خود قرآن نے بھی آپ کی "الوہی شخصیت" کو محیط کل (اللہ تعالیٰ) سے جا ملایا (یعنی خدا بنا دیا۔)

قرآن مجید نے کئی جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض آفاق گیر روحانی مشاہدات (معجزات) کا ذکر کیا ہے، جس میں آپ کی "الوہی شخصیت" "طبعی حدود" سے بلند و بالاتر ہو کر حقیقت اولیٰ کے محیط کل (اللہ تعالیٰ) سے جا ملتی ہے۔ (حوالہ سابق)

مذہب دنیوی اور سائنسی ذہنیت کا دشمن ہے

یہ سوال کہ خالص دنیوی عقلیت اور سائنسی ذہنیت کتنی دور تک اور کتنی گہری قبول ہو سکتی ہے۔ اگر روایتی مذہبی تصورات و اعمال اس سے نہایت سختی سے الگ، رکھے جائیں، کافی سوچ میں ڈالنے والا ہے۔ تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ یہ کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ مذہب کو زندگی پر قطعی طور سے اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔
(حوالہ سابق ص ۱۵)

۱۔ علماء اسلام کا یہی (عقائد و احکام اسلامی پہ اڑنا) وہ نقطۂ نظر ہے جو اسلامی دنیا میں سیکولرازم، لامذہبیت کے پھیلنے کا براہ راست ذمہ دار ہے۔ (حوالہ سابق ص ۱۶)

۲۔ واقعہ یہ ہے کہ جدید زندگی اور روایتی اسلام کے درمیان ٹکراؤ کے اس تمام عرصہ میں علماء کی اکثریت کی طرف سے جس نقطۂ نظر کا اظہار ہوتا رہا ہے وہ حقیقت میں سیکولرزم کا براہ راست ممد و معاون ہے۔ (حوالہ سابق ص ۱۷)

علماء اسلام "لادینی" (سیکولرزم) پھیلانے کے ذمہ دار ہیں

لیکن یہی وہ سوال ہے — یعنی اسلام کی "نئی تعبیر" کی دریافت — جس کا ذہنی طور پر حل تلاش کرنے میں سرکاری پالیسی مایوس کن رہی ہے۔ اولاً ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ اس طرح کے تمام مسائل — جیسے اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ صنعتی اور ٹکنیکی تبدیلی سے جو معاشرتی نتائج نکلیں گے ان کے پیش نظر ترقیاتی پروگرام کیا ہوں — ایک سیکولر (لادینی) مملکت میں زیادہ آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں، کیونکہ سیکولرزم (لادینیت) تو ہے ہی "روایتی رکاوٹوں" اور "تعصبات" سے نجات پانے کے لئے ایک جرأت مندانہ قدم، خواہ اس کے لئے کتنی بھی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے۔ اب چونکہ پاکستان ایک "اسلامی مملکت" ہے۔ اس لئے اسے ان مسائل کے حل کرنے کے لئے بڑی مشکلات ہیں۔ (حوالہ سابق ص ۲۴)

عورتیں، اقلیتیں اور لادینی (سیکولرزم) کی ترغیب

لیکن جب اسلام کا پہلا توسیعی دور ختم ہوا تو بدقسمتی سے شریعت کی پاسبانی ان لوگوں کے ہاتھوں میں آئی جنہوں نے اسلام کے بنیادی اور مثبت رُخ سے بالکل بے اعتنائی برتی اور معاشرہ کی ترقی و خوشحالی کو یکسر فراموش کر دیا، ان کے قانونی نظام میں صرف تعزیریں اور پابندیاں ہی نظر آتی ہیں، ان میں حیات آفرینی کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ (فکر و نظر ج ۲ ش ۲ ص ۹۱)

موجودہ مذہب اسلام صرف تعزیروں اور پابندیوں کے مجموعہ کا نام ہے "جو حیات آفرینی" سے قطعاً نا آشنا ہے

چند صدیوں کے بعد ہی اسلام کا تاریک دور شروع ہو گیا، مسلّمہ عقائد کے حامیوں کے پاس اسلام ضرور بچ گیا مگر کس حال میں ؟ محض پوست، مغز سے محروم ایک ظاہری رسمی ڈھانچہ روح سے عاری۔

موجودہ اسلام مغز سے محروم پوست اور روح سے عاری ڈھانچہ ہے

سنت کا ایک بڑا حصہ قدیم فقہاء اسلام کے آزادانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنے ذاتی اجتہاد کی بناء پر موجودہ سنت یا تعامل کو سامنے رکھ کر استنباط و استخراج سے کام لیا ان میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان قدیم فقہاء نے نئے نئے بیرونی عناصر کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے جن کا ماخذ بالخصوص یہودی روایات اور بعض بازنطینی و ایرانی انتظامی معاملات تھے۔ اور آخری بات یہ کہ جب دوسری صدی کے اواخر میں اور تیسری صدی کے دوران حدیثوں کے رواج نے ایک ملت گیر تحریک کی صورت اختیار کر لی اور وہ ایک وسیع پیمانہ کا مظہر بن گئی، تو پرانی سنت کے یہ تمام مشمولات خود رسول اللہ کی طرف زبانی منسوب کر دیئے گئے اور سنت رسول کے نظریہ کی پناہ حاصل کر لی گئی۔ (ج اش ۱ص ۱۱،۱۲)

> قدیم سنّتِ رسول کے مشمولات میں ایسے بیرونی عناصر بھی شامل ہیں جن کا ماخذ یہودی روایات اور بازنطینی و ایرانی انتظامی معاملات ہیں۔ اور ان سب کو خود رسول اللہ کیطرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

تجلیاتِ رحمانی

سوانح

عالم بے بدل محدّثِ شہیر مولانا عبد الرحمان کاملپوری سابق صدر مظاہر العلوم

عنقریب شائع ہو رہی ہے

احوال و سوانح، مقامات اور کمالات طریقہ تعلیم و تربیت، تزکیۂ نفس اور اصلاح میں حضرت کی خصوصیات اور مکاتیب وغیرہ۔ کافی مضامین، جنکی ترتیب و تدوین پر دو سال صرف ہوئے اور جسکی نگرانی و رہنمائی شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب سہارنپوری۔ علامہ محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا محمد اسحاق سندھلوی جیسے ممتاز اکابر نے فرمائی۔

ناشر:- جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی صدر